شیخ الحدیث استاذ الأساتذہ مولانا عبدالغفار حسن رحمہ اللہ

حیات وخدمات کی ایک جھلک

تحریر: جناب خالد اشرف رئیس التحریر ماہنامہ ''علم وعمل'' فیصل آباد

مولانا عبدالغفار حسنؒ کی سیرت پر بہت سے عقیدت مندوں نے لکھا ہے ان میں مجھے یہ مضمون پسند آیا ہے۔ چونکہ اس میں سیرت کے ساتھ ساتھ ایک ہونہار شاگرد کو اپنے استاذ سے جو عقیدت ومحبت ہوسکتی ہے وہ اس میں صاف چھلکتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔ اگرچہ اس سلسلہ میں سب سے بہترین مضمون ان کے ہونہار صاحبزادے جناب ڈاکٹر صہیب حسن (لندن) نے لکھا ہے مگر...... چونکہ وہ نشنۂ تکمیل ہے اور ڈاکٹر صاحب اس میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں لہذا اس موقع پر برادرم خالد اشرف صاحب کے مضمون کا انتخاب کیا گیا ہے، اعلاوہ ازیں جامعہ تعلیمات اسلامیہ سے میرا بھی تعلق رہا ہے جب میں غالباً 1967ء میں وہاں پڑھتا رہا اس وقت برادر محترم حضرت علامہ محمد مدنیؒ جامع مسجد اہل حدیث منٹگمری بازار فیصل آباد میں خطیب اور جامعہ تعلیمات اسلامیہ میں مدرس تھے (مدیر)

شیخ الحدیث مولانا عبدالغفار حسن رحمہ اللہ کا تعلق، جس عظیم علمی گھرانے سے تھا، اس کے سرخیل شیخ الحدیث مولانا عبدالجبار عمرپوری رحمہ اللہ تھے۔ جنہوں نے استاذ عرب وعجم شیخ الکل فی الکل سید میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ سے کسب فیض کیا اور بیس برس کی عمر میں ان سے سند حاصل کی۔ تحصیل علم کے بعد ''مدرسہ دارالہدیٰ'' کشن گنج کو اپنا مرکز بنا کر اشاعتِ اسلام اور تبلیغ دین کے کام میں اپنی زندگی کھپا دی۔ علم کا نور پھیلانے کیلئے 1902ء میں ''ضیاء السنہ'' کے نام سے ایک ماہنامہ جاری کیا...... آپ نے مختلف مسائل پر بیش قیمت کتب بھی لکھیں، جن میں ''ارشاد السائلین فی مسائل الثلاثین'' ''البراهين القاطعة فی ردالأنوار الساطعة'' ''تبصرة الأنام فی فرضية الجمعة فی كل مقام'' ''تذكرة الاخوان فی خطبة الجمعة بكل لسان'' ''نصيحة الأخوان فی حجاب النسوان'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جب شیخ عبدالجبار رحمہ اللہ شوال 1334ھ 1916ء (دہلی) میں اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے، تو ان کی سجائی ہوئی

مسندِ علم وعرفان پر ان کے لختِ جگر شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حسن عمر پوری رحمہ اللہ جلوہ افروز ہوئے۔ مولانا عبدالجبار رحمہ اللہ 1377ھ میں عمر پور میں پیدا ہوئے، ان کے علم وفضل کا اس سے اندازہ لگائیے، کہ اللہ کی توفیق سے انہوں نے صرف تین ماہ کی مدت میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ آپ رحمہ اللہ نے بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اخلاق وکردار میں اپنے خاندان کی طرح ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ شیخ عبدالستار رحمہ اللہ نے حیاتِ مستعار کی ابھی صرف 34 بہاریں دیکھی تھیں، کہ پیغام اجل آ گیا۔ (انا للّٰہ و انا الیہ راجعون) آپ رحمہ اللہ کے علم و فضل اور مقام ومرتبہ کا اس سے اندازہ لگائیے، کہ وطن عزیز کے عظیم عالمِ دین، ہزاروں علماء کرام کے استاذ، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ انہی کے شاگرد رشید تھے۔ مولانا عبدالستار رحمہ اللہ 1308ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ کرام میں، آپ کے نانا محترم شیخ الحدیث حافظ عبدالرحمٰن معین الدین عمر پوری رحمہ اللہ، مولانا عبید الرحمٰن عمر پوری رحمہ اللہ، والد گرامی مولانا عبدالجبار عمر پوری رحمہ اللہ اور مولانا محمد بشیر سہسوانی رحمہ اللہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالغفار حسن عمر پوری رحمہ اللہ انہی حافظ عبدالستار رحمہ اللہ کے لختِ جگر اور اکلوتی اولاد تھے۔ مولانا عبدالغفار حسن رحمہ اللہ 14 رجب 1331ھ بمطابق 20 جولائی 1913ء بروز جمعۃ المبارک دنیا میں تشریف لائے۔ آپ رحمہ اللہ نے دسمبر 1933ء میں درس نظامی کی تکمیل دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں کی۔ آپ رحمہ اللہ کے ممتاز اساتذہ کرام میں شیخ کبیر محدث جلیل شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی قدس اللہ سرہ کے شاگرد رشید یعنی آپ کے دادا جان مولانا عبدالجبار عمر پوری نور اللہ مرقدہ شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ رحمہ اللہ، ادیب کبیر مولانا محمد عمر سورتی رحمہ اللہ، محدث کبیر استاذ الاساتذہ مولانا عبیداللہ مبارکپوری رحمہ اللہ، محدث دوراں مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ حافظ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

آپ کا ''شجرہ حدیث'' سیدنا انس بن مالک ﷛ سے آپ تک 24 واں واسطہ بنتا ہے۔

1935ء میں لکھنو یونیورسٹی سے فاضل ادب عربی اور 1940ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل عربی کی ڈگریاں لیں۔ تحصیلِ علم کے بعد درس وتدریس کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے، ابتداء میں کچھ عرصہ ''دارالحدیث رحمانیہ بنارس'' میں تفسیر، حدیث، ادب عربی وغیرہ کی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بعد ازاں اگست 1942ء سے مئی 1948ء تک ''مدرسہ کوثر العلوم مالیر کوٹلہ'' میں یہ سلسلہ دعوت وتدریس جاری رہا،

اس مدرسہ کے بانی بھی خود ہی مولانا محترم تھے۔ پاکستان بننے کے بعد جون 1948ء سے 1964ء تک پاکستان کے مختلف مدارس و جامعات میں یہ سلسلہ جاری رکھا، جن میں ''جامعہ تعلیمات اسلامیہ'' ''جامعہ سلفیہ'' ''کلیہ دارالقرآن والحدیث'' ''جامعہ رحمانیہ کراچی'' وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

1964ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی طرف سے پیغام آ گیا۔ جہاں آپ رحمہ اللہ نے یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات میں 16 برس تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ کلیۃ الحدیث مدینہ یونیورسٹی سے آپ کی خدمات دارالافتاء سعودیہ کے سپرد ہوگئیں۔ اس شعبہ میں بھی آپ نے نہایت ہی قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔

آپ رحمۃ اللہ کا شمار جماعت اسلامی کے بانی ارکان میں ہوتا ہے۔ 1941ء قیام جماعت سے 1958ء تک جماعت میں رہے۔ 1958ء میں جب بہت سے جید علماء کرام نے مولانا مودودی سے اختلاف کیا تو علمائے کرام کی اکثریت جماعت سے علیحدہ ہو گئے ان میں مولانا عبدالغفار حسن بھی تھے۔ شوریٰ کے مستقل ممبر اور جماعت کے شعبہ تربیت کے ناظم رہے۔ آپ نے پورے ملک میں تربیت وتزکیہ کا ایک نیٹ ورک قائم کر دیا۔ اسے جماعت کا ایک مثالی شعبہ بنا کر نوجوانوں میں دینی روح پیدا کر دی۔ اس مقصد کیلئے آپ نے ''انتخاب حدیث'' کے نام سے ایک کتاب مرتب فرمائی، جس میں حدیث وعلوم حدیث اور رواۃ پر 41 صفحات کا جامع مقدمہ لکھا، جو بذات خود ایک کتاب کی حیثیت رکھتا ہے...... انتخاب حدیث ...... عبادات کے علاوہ حقوق العباد سے لے کر نظام حکومت، عدلیہ اور انتظامیہ کی اصلاح تک کے موضوعات پر چار صد احادیث (مع ترجمہ وتشریح) کا خوبصورت مجموعہ ہے۔ یہ کتاب اصلاح معاشرہ کے لیے واقعی تربیت وتزکیہ کی راہنما کتاب ہے۔ 1948ء میں جبکہ جماعت کی قیادت پابند سلاسل تھی۔ آپ رحمہ اللہ جماعت اسلامی کے قائم مقام امیر بنے۔ جماعت کی چند نمایاں قابلِ احترام شخصیات میں آپ کا شمار ہوتا تھا...... آپ رحمہ اللہ نے ساری زندگی مسلکِ سلف صالحین کو

جامع مسجد محمدیؐ اہل حدیث منڈی سید پور (تحصیل پنڈ دادنخان) میں

مورخہ یکم جون 2007ء کا **خطبہ جمعۃ المبارک**

واعظ شیریں بیان حضرت مولانا **قاری محمد اسماعیل اسد** حافظ آبادی ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

اپنا راہنما بنایا اور اس میں کبھی لچک یا مداہنت اختیار نہیں کی۔ جماعتی دور میں انہیں یہ مشورہ دیا گیا کہ آپ رفع الیدین ترک کر دیں اور مسلکِ اعتدال کو اختیار کریں، لیکن آپ رحمہ اللہ نے اس نظریہ کی پرزور تردید کی اور قرآن وسنت کے بالمقابل رائج فقہی آراء و مسائل کو نہ کبھی اختیار کیا نہ ان کی تائید کی۔

جماعت کے عظیم قلم کار اور دانشور نعیم صدیقی رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ سے چند امور پر بحث کرتے ہوئے کہا، کہ آپ فلاں فلاں مسائل میں نرم رویہ اختیار کریں۔ مثلاً داڑھی کی لمبائی، رفع الیدین، فاتحہ فی الصلوٰۃ وغیرہ۔ آپ رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا: ''بھائی! آپ مجھے سنت پر عمل کرنے سے روکنے کی بجائے خود سنت کو اپنا عمل بنائیں، یہ جو آپ نے داڑھی کو بطور فیشن اختیار کیا ہوا ہے اور ایک خاص سٹائل بنا لیا ہے، اسے ترک کر کے سنتِ نبوی ﷺ اور حکمِ نبوی ﷺ کے مطابق اسے کھلا چھوڑ دیں۔''

استاذی المکرّم مولانا عبدالغفار حسن رحمہ اللہ نو سال اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کے اہم رکن رہے اور اس عرصہ میں آپ رحمہ اللہ نے اس کونسل میں اسلامی قوانین پر بڑا تحقیقی کام کیا جو کونسل کے ریکارڈ اور تاریخ میں نادر اور قیمتی اثاثہ ہے۔

فیصل آباد کے عظیم دینی ادارہ جامعہ تعلیمات اسلامیہ کی بنیاد جن محترم شخصیات نے رکھی، ان بزرگ ہستیوں میں حضرت الاستاذ مولانا عبدالغفار حسن رحمہ اللہ بھی تھے۔ آپ جامعہ کے سب سے پہلے معلم تھے، آپ رحمہ اللہ نے جس پہلی کلاس کو شرفِ تلمذ بخشا ان میں یہ حضرات تھے۔ صہیب حسن، شعیب حسن...... (یہ دونوں حضرت الاستاذ رحمہ اللہ کے فرزندانِ گرامی ہیں) شیخ عبدالمجید، شیخ عبدالرحمٰن، شیخ محمد صدیق...... (یہ تینوں راقم الحروف کے عم محترم ہیں) اور راقم الحروف (خالد اشرف) شامل تھے۔

جامعہ میں چند ہی دنوں بعد شیخ صالح مہدی سامرائی رحمہ اللہ بھی تشریف لے آئے، آپ (کرکوک) عراق سے یہاں آئے تھے۔ آپ اس کلاس کو ''طریقہ جدیدۃ فی تعلیم العربیہ'' جو استاذ احمد امین مصری رحمہ اللہ کی تالیف تھی، پڑھاتے تھے، یہ کتاب مصر و عراق کے علاوہ ہندو پاکستان کے چیدہ چیدہ مدارس و جامعات میں پڑھائی جاتی تھی۔ استاذی المکرّم مولانا عبدالغفار حسن رحمہ اللہ نے ''کلیۃ دارالقرآن والحدیث'' میں بھی علم کی جوت جگائی، مولانا عبدالغفار حسن رحمہ اللہ کا دور، ''دارالقرآن'' کا یادگار سنہری دور تھا۔ اسی دور میں یہاں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ ویرووالوی رحمۃ اللہ کے شاگرد رشید اور ابا جی رحمہ اللہ کے رفیق و ہم جماعت پروفیسر غلام احمد حریری رحمہ

اللہ بھی تدریسی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

مولانا محترم نے تحریری کام بھی بہت کیا اور خوب کیا، اردو اور عربی میں ان گنت مقالات اور کتب لکھیں......تراجم کئے، تفسیر ابن قیم رحمہ اللہ، خطبات استاذ مصطفیٰ سباعی رحمہ اللہ اور شیخ حسن البناء شہید رحمہ اللہ کی ڈائری کے تراجم کر کے آپ نے علم وادب اور تفسیری ذخیرہ میں گرانقدر اضافہ فرمایا ہے۔ ان کا معتد بہ حصہ ''المنیر'' اور پھر ''المنبر'' میں شائع ہو چکا ہے، ان کے علاوہ متعدد موضوعات پر تحقیقی کتب لکھیں۔ جن میں ''عظمت حدیث''، ''انتخاب حدیث''، ''معیاری خاتون''، ''حقیقت دعا''، ''رمضان المبارک''، ''خطبہ نکاح'' ''قرآن فہمی کے بنیادی اصول''، ''سنت اور اتحاد ملت''، ''سنت قرآن حکیم کی روشنی میں'' اور ''دین میں غلو'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مولانا محترم نے تحریک ختم نبوت، اسلامی نظریاتی کونسل، مدینہ یونیورسٹی، دارالافتاء، کلیۃ الحدیث مدینہ منورہ میں نا صرف بھرپور خدمات سرانجام دیں بلکہ قائدانہ کردار بھی ادا کیا، جو انکی مجاہدانہ زندگی کی عکاسی کرتا ہے۔

مولانا عبدالغفار حسن عمرپوری رحمہ اللہ نے اپنے فرزندانِ گرامی کو بھی دینی و دنیوی علوم سے بہرہ ور فرمایا ......مولانا عبدالغفار رحمہ اللہ کے تمام صاحبزادے، بلکہ ان کے پوتے بھی مختلف ممالک میں اشاعتِ اسلام اور دین کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ (ذالک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء) وطنِ عزیز بلکہ عالم اسلام کے یہ عظیم فرزند عرصہ دراز سے صاحب فراش تھے۔ بالآخر یہ علم وعمل کے چراغ اور اباجی رحمہ اللہ کے رفیق کار بروز جمعرات 22 مارچ 2007ء دوپہر 11.00 بجے اسلام آباد میں 94 برس کی عمر میں سوئے خلدِ بریں ہوئے۔

اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ و عافہ واعف عنہ و اکرم نزلہ ووسع مدخلہ و ادخلہ جنت الفردوس، و اغفرلہ ولوالدیہ ووالدی وارحمھم رحمۃ واسعۃ وارفع درجاتھم (امین)

(بشکریہ: ماہنامہ ''علم وعمل''، فیصل آباد)

خورشید احمد بن حاجی عبدالرحیم کو دوہرا صدمہ

حاجی عبدالرحیم مرحوم کے صاحبزادے خورشید احمد (خورشید جیولرز مین بازار) کو گذشتہ دنوں دوہرا صدمہ برداشت کرنا پڑا، جب مورخہ 14 مئی کو ان کے بڑے بھائی ظفر محمود کا رادھرم برطانیہ میں انتقال ہوا۔ اس سے صرف بائیس روز قبل ان کے سب سے بڑے بھائی محمد اجمل کا مانچسٹر برطانیہ میں انتقال ہوا تھا (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون) اللہ تعالیٰ انہیں اس صدمہ در صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کی غائبانہ نماز جنازہ مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں نماز جمعہ کے بعد ادا کی گئی جس میں ان کے عزیز اقارب نے شرکت کی۔